www.KitaboSunnat.com

المطلب الثالث

۲۹۵۔مشترک اور اس کی تعریف: ❶

علماء اصول کے نزدیک مشترک وہ لفظ ہے جو بدل کے انداز میں مختلف الحدود افراد کو شامل ہو۔ یا بالفاظ دیگر وہ لفظ جو دو یا زیادہ معانی کے لیے مختلف اوضاع سے وضع کیا گیا ہو، مطلب یہ ہے کہ یہ تمام اوضاع کے لیے ایک ہی دفعہ وضع نہیں کیا گیا بلکہ ایک معنی کے لیے ایک دفعہ وضع کیا گیا اور دوسرے معنی کے لیے پھر وضع کیا گیا ہے۔

وہ مشترک جو دو معانی کے لیے وضع کیا گیا ہے، اس کی مثال لفظ "قـرء" ہے، یہ طہر اور حیض دونوں معانی کے لیے موضوع ہے، وہ مشترک جو دو سے زیادہ معانی کے لیے موضوع ہے اس کی مثال "العین" ہے اس کی وضع متعدد معانی کے لیے ہے جیسا کہ دیکھنے والی آنکھ، پانی کا چشمہ، جاسوس، سامان یہ لفظ ان تمام معانی کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ اس کی وضع متعدد بار ہوئی ہے۔ یعنی ان میں سے ہر معنیٰ کے لیے ہر دفعہ یہ کلمہ وضع ہوا۔ جیسا کہ "مولیٰ" کا لفظ آزاد کرنے والے اور آزاد ہونے والے دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۲۹۶۔لغت میں مشترک کے وجود کے اسباب:

عربی لغت میں مشترک الفاظ کے وجود سے انکار کی مجال نہیں اس وجود کے علماء نے کچھ اسباب بیان کیے ہیں، ان میں سے چند اہم یہ ہیں:

پہلا: عربی قبائل میں معانی کے لیے الفاظ وضع کرنے میں اختلاف پایا جاتا تھا، کبھی یوں ہوتا ہے کہ ایک قبیلہ ایک لفظ کسی معنی کے لیے بناتا تو دوسرا قبیلہ یہی لفظ کسی دوسرے معنی کے لیے بنا لیتا۔ اور تیسرا قبیلہ تیسرے معنی کے لیے وہی لفظ وضع کر لیتا، لہٰذا یہ وضع متعدد ہوگئیں اور لفظ ہم تک یوں منقول ہوا کہ ان تمام معانی میں استعمال ہوتا تھا لیکن علماء نے اس کے واضع یا متعدد اوضاع پر کوئی دلیل بیان نہ کی۔

---

❶ شرح المنار: ص۳۳۹۔ المحلاوی: ص۸۱۔۸۲، واصول الفقه لاستاذنا ابوزهره: ص۱۶۰ ومابعدها۔ اصول التشریع الاسلامی للاستاذ علی حسب الله: ص۲۱۷ ومابعدها۔ علم اصول فقه للشیخ عبدالوهاب خلاف: ص۲۰۷ ومابعدها۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری وجہ: ایک لفظ ایک معنی کے لیے وضع ہوا، پھر دوسرے معنی کے لیے وہ لفظ مجازی طور پر مستعمل ہوا۔ پھر وہ مجازی معنی مشہور ہوگیا۔ حتیٰ کہ یہ بات طاقِ نسیان میں چلی گئی کہ یہ لفظ کے مجازی معنی ہیں۔ لہٰذا یہ ہم تک یوں منقول ہوا کہ اس کی وضع اصلی اور حقیقی معانی کے لیے ہوئی۔

تیسری وجہ: لفظ دو معانی میں مشترک وضع ہوا اب دونوں معانی پر اس لفظ کا اطلاق درست ہوا۔ پھر لوگوں نے اس مشترک المعنی سے غفلت برتی جو کہ دونوں معانی پر مطلقاً مستعمل ہوسکتا تھا انہوں نے گمان کیا کہ یہ مشترک لفظی کے قبیل سے ہے، جس طرح کہ لفظ "قرء" ہے۔ لغت میں اس لفظ کا اطلاق اس وقت پر ہوتا ہے جس میں معین کام عادتاً ہوتا ہے، باری کے بخار کو قرء کہتے ہیں یعنی وہ وقت جس میں یہ بخار ہوتا ہے۔

اور عورت کو قراء کہتے ہیں، یعنی وہ وقت جس میں وہ حائضہ ہوتی ہے اور دوسرا وقت جس میں وہ پاک ہوتی ہے۔ جیسا کہ لفظ نکاح یہ "ضم" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اس لفظ کو نکاح کے عقد پر بولنا بھی درست ہوا کیونکہ اس میں بھی ایجاب وقبول کے الفاظ کو ملایا جاتا ہے، اسی طرح اسی معنی میں اس کا اطلاق وطی پر بھی ہوسکتا ہے لیکن اس لفظ کا اطلاق عقدِ نکاح کے لیے مشہور ہوگیا تو بعض لوگوں نے یہ گمان کرلیا کہ عقد نکاح میں یہ لفظ اصلاً موضوع ہے۔ اور معانی دیگر میں مجازاً مستعمل ہے، دیگر بعض نے یہ کہا کہ اصل میں یہ لفظ وطی کے معنی میں وضع ہوا اور عقد نکاح میں مجازاً مستعمل ہوا۔

چوتھی وجہ: لغوی طور پر یہ ایک معنی کے لیے وضع ہوا پھر اصطلاحی طور پر یہ دوسرے معنی کے لیے وضع ہوا۔ جس طرح لفظ "صلوٰۃ" لغت میں دعا کے معنی میں وضع ہوا پھر اصطلاحاً اس کا اطلاق اس معروف عبادت پر ہوا جسے نماز کہتے ہیں۔

۲۹۷۔ مشترک کا حکم:

جب مشترک لفظ کتاب وسنت کی نص شرعی میں آئے گا تو یہ دیکھا جائے گا کہ کیا یہ لغوی معنی اور اس شرعی اصطلاحی معنی میں مشترک ہے، تو اس کو دوسرے معنی پر محمول کرنا واجب ہے اگر وہ لغوی طور پر دو یا زیادہ معانی میں مشترک ہے لیکن وہاں ایک (اصطلاحی) معنی پر ہی محمول ہوگا کیونکہ اس احتمال کی دلیل موجود ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹۸۔ مثالیں:

پہلی: اللہ کے اس فرمان میں اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ یہاں طلاق کے لفظ کو شرعی اصطلاحی معنی پر محمول کیا جائے گا اور وہ ہے صحیح زوجیت کے رابطے کو کھول دینا۔ یہاں یہ لغوی معنی یعنی قید سے چھوڑ دینا کے معنی میں مستعمل نہ ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اس سے وہ معروف عبادت مراد ہے جو چند حالات وارکان سے مرکب ہے نہ کہ لغوی معنی دعا کیا جائے۔ اس مشترک کے لغوی کی بجائے شرعی معنی میں استعمال کی وجہ یہ ہے کہ جب شارع نے ایک لغوی معنی کو کسی اصطلاحی معنی میں نقل کر دیا ہے تو شارع کے عرف میں اس کی دلالت متعین ہوگئی اس لفظ کے لیے جس پر شارع نے بتایا تب پھر اسی کی طرف رجوع لازم ہوا۔ [1]

دوسری: اللہ کریم کے اس فرمان میں ﴿وَالْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ﴾ (البقرۃ: ۲۲۸) لفظ قرء یہاں لغوی معنی میں استعمال ہوا ہے وہ یا تو حیض ہے، یا طہر۔ اب یہ مجتہد پر لازم ہے کہ وہ دو میں سے ایک مراد کی معرفت میں محنت صرف کرلے کیونکہ شارع نے تو ایک معنی ہی مراد لیا ہے۔ اب مجتہدین نے اپنے اپنے اجتہاد کی روشنی میں اس کی مراد واضح کرنے میں اختلاف کیا ہے۔ ان کی ترجیح ان دلائل کی حد تک ہے جو اس یا اس معنی پر دلالت کر رہے ہیں، اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ بعض نے اس کا معنی طہر کیا ہے اور بعض نے حیض۔

جن دلائل سے مجتہدین نے اطہار کا معنی اخذ کیا ہے ان کے ہاں یہ قرینہ ہے کہ ثلاثہ کا لفظ تاء تانیث سے استعمال ہوا ہے، اور تانیث عدد اس بات کی دلیل ہے کہ معدود مذکر ہے اور طہر مذکر کا لفظ ہے اور حیضۃ مونث لہٰذا یہاں قرء طہر کے معنی میں ہے۔

دوسروں نے بھی چند دلائل کا سہارا لیا ہے جن میں سے ایک یہ ہے کہ لفظ ثلاثۃ خاص ہے، لہٰذا یہ قطعی طور پر اپنے معنی پر دلالت کرتا ہے، لہٰذا مدت عدت تین قرء ہوں گے اس سے کم یا اضافہ مناسب نہیں ہے۔ اور یہ مقدار اسی صورت میں درست رہ سکتی ہے کہ جب ہم قرء سے حیض مراد لیں۔ اس معنی کی تاکید اور پہلے معنی پر ترجیح اس بات سے بھی ہو رہی ہے کہ عدت کا مقصد ہی یہ معلوم کرنا ہے کہ رحم حمل سے فارغ ہے اور یہ بات حیض ہی سے معلوم ہوگی۔

---

[1] اسی طرح وہ الفاظ جو وضعی قوانین کے دلائل میں الفاظ وارد ہوتے ہیں اگر ان کے بھی دو معانی ہوں ایک لغوی دوسرا اصطلاحی قانونی تو وہاں بھی اسے قانونی اصطلاحی معنی میں استعمال کریں گے نہ کہ لغوی معنی میں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز یہ مثال بھی جو فرمان الٰہی ہے کہ ﴿وَ إِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّورَثُ كَلٰلَةً أَوِ امْرَأَةٌ﴾ (النسآء:١٢) ''اگر کوئی مرد وارث بنایا جاتا ہے کلالہ کا یا کوئی عورت ہے۔'' کلالہ کا لفظ مشترک ہے یہ اس کو بھی کہا جاتا ہے کہ جو میت اس حال میں فوت ہو جس نے والد اور اولاد دونوں نہ چھوڑی ہوں۔ نیز اسی لفظ کا اطلاق اس وارث پر بھی ہوتا ہے جو باپ یا اولاد نہ بنتا ہو۔ نیز یہ لفظ اس قرابت پر بھی بولا جاتا ہے جو باپ یا اولاد کی طرف سے نہ ہو۔ اب یہ مجتہد پر ہے کہ وہ اس لفظ کا معنی جو یہاں مراد ہے وہ متعین کرے اس میں وہ ان دلائل کی طرف رجوع کرے جو میراث کی نصوص میں ہیں یا قرائن کو دیکھے۔

میراثی دلائل کو چھان بین کرنے سے جمہور فقہاء اس نتیجے تک پہنچے ہیں کہ یہاں اس سے پہلا معنی مراد ہے یعنی وہ شخص جس نے وارثوں میں باپ اور اولاد نہ چھوڑی ہو۔

۲۹۹۔ مشترک کا عموم: ❶

اس کا مطلب یہ ہے کہ مشترک لفظ بولا جائے اور اس سے وہ تمام معانی مراد لیے جائیں جن کیلئے اسے وضع کیا گیا ہے، علمائے اصول نے چند اقوال پر اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے۔

پہلا قول: عموم کے انداز میں اس کو وارد کرنے سے روکنا کہ مشترک کا استعمال صرف ایک معنی میں ہی کیا جائے، ایک لفظ استعمال کر کے یہ جائز نہ ہے کہ اس سے تمام معانی مراد لے لیے جائیں، جمہور اصولیوں کا یہی مذہب ہے۔ اس قول کی دلیل یہ ہے کہ ایک وضع کے ساتھ، مشترک ان تمام معانی کیلئے جو اس سے مراد ہیں وضع نہیں کیا گیا بلکہ متعدد اوضاع کے ساتھ موضوع ہے، یعنی ایک دفعہ اس کی وضع صرف ایک علیحدہ معنی کے لیے ہوئی ہے۔ لہٰذا ایک دفعہ یہ لفظ بول کر تمام معانی مراد لینا اس کی اصل وضع کے خلاف ہے اور یہ جائز نہ ہے۔

اس کی وضاحت یوں سمجھئے کہ مشترک اپنے تمام معانی پر بدل کے انداز میں دلالت کرتا ہے نہ کہ استعمال کے انداز میں۔ یعنی یا اس معنی پر دلالت کرے گا یا اس معنی پر۔ ایک ہی دفعہ تمام معانی پر دلالت نہ کرے گا۔ کیونکہ اس کی تمام معانی کے لیے وضع متعدد اوضاع سے ہے۔ عام اور اس کے درمیان یہی فرق ہے کہ عام اپنے تمام مراد افراد پر شمول اور استغراق کے انداز میں دلالت کرے گا نہ کہ بطور بدل۔

❶ الآمدي:٢/٣٥٢۔شرح المنار:٤٣١ومابعدها۔فواتح الرحموت: بشرح مسلم الثبوت:١/٢٠٠

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ